السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(لاؤڈ اسپیکر پر خطبہ دینا اور امام کا قرات نماز ادا کرنا جائز ہے یا ناجائز نیز اگر کوئی ایسا کرے تو اس کی اور جماعت کی نماز ہوسکتی ہے یا نہ ؟ (عبد الخالق سری نگر

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

(نیک نیتی سے جائز ہے۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح (19 جمادی الاخر 64ہجری

شرفیہ

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سب سے بڑا مجتمع حجۃ الوداع کا تھا اس میں آپ ﷺ نے عید کے دن خطبہ فرمایا تو آپ ﷺ تقریر فرماتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ترجمان اور مبلغ تھے۔

عن رافع بن عمرو المزنی قال قرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخطب الناس بمنی حین ارتفع الضحی علی بغلة شهباء وعلی یعبر والناس بینه قالو وفاعد انفهی (سنن ابی داود ص 277 وقال فی تنقیح رجاله موثقون واخرجه ایضا" النسائیٔ ج1ص 138)

سنت تو یہ تھی مگر چونکہ اب کل جدید لذیذ کی بلا عموم البلوی ہے اور بعض اصحاب رضوان اللہ عنہم اجمعین نے جدل سے اباحت بتائی ہے خیر سنت نہ سہی اباحت ہی سہی مگر یہ امر امام کو نماز میں جائز نہیں۔ اس لئے کہ خطبے میں تو مقصود اسماع سامعین ہے۔ یعنی سب کو سنانا مقصود ہے۔ اور نماز میں قرات یا تکبیر میں بعض کا اسماء کافی ہے۔ اس لئے کہ صحیح بخاری میں ہے۔ کے حضور ﷺ کی علالت کے وقت آپ امام تھے۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکبر تھے۔ ثابت ہوا کہ آپ کی آواز پست تھی۔ تکبیر بھی سبحونہ سنی جاتی تھی۔ اور حجۃ الوداع میں تکبیر کا ثبوت نہیں ثابت ہوا کہ امام کی قرات وتکبیر کا سب کو سنانا ضروری نہیں۔ لہذا بلا ضرورت ایک چیز کو مقصد بنانا نماز میں (لاؤڈ اسپیکر لگانا تشریح جدید ہے۔ نیز آگے چل کر خطرہ ہے۔ کہ لوگ منقدی اور امام اپنے اپنے میں اس کی اقتداء کرکے مساجد کو معطل کردیں۔ اور نماز کھیل بن جائے۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی

لاؤڈ اسپیکر

کے جواز پر علمائے اسلام کا عام طور پر اتفاق ہوچکا ہے۔ عدم جواز کے قائلین اس کا ثبوت نہں دے سکے۔ اور نہ ی اس کے عدم جواز اور ممانعت پر کوئی دلیل ملتی ہے۔ (مفتی اہل حدیث سوہدرہ پنجاب پاکستان 24 اگست 1951ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص590

محدث فتویٰ